5142-قرآن کریم کا سات لہجوں میں نزول

سوال

میں نے یہ پڑھا ہے کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ وہ قرآن مجید اکٹھا کرے، لیکن یہ نص (عثمانی) ایک قرات پر ہی موحد نہیں، اس لئے کہ پہلی عربی زبان میں حروف علت نہیں تھے، اور اسی طرح کچھ حروف صحیحہ بھی اس شکل میں نہیں تھے، اور مختلف حروف میں فرق کرنے کے لئے کچھ علامات ایجاد کی گئیں، لیکن یہ سب کچھ قرآن مجید کی مختلف قرآت کو نہ روک سکا۔
توچوتھی/دسویں صدی کے نصف میں بغداد میں قرآت کے امام ابن مجاھد نے اس مشکل کو حل کرنے کے متعلق کہا کہ کلمہ "الحرف" قراۃ کی جگہ لے سکتا ہے اور اس بات کا اعلان کیا کہ ان کے خیال میں قرآت سبعۃ صحیح ہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ قرآن مجید سات حرفوں میں نازل ہوا ہے، کا معنی یہ ہے کہ:
قرآن مجید کی قرآت میں سات طریقے ہیں۔
اور ان دنوں میں قرآن کریم کی مشہور اور جو قرآت چل رہی ہیں وہ، ورش، نافع، اور حفص عن عاصم ہیں۔
آپ سے میری گزارش ہے کہ ان مختلف قرآت کے متعلق بتائیں کہ کیا اس کے متعلق کوئی صحیح احادیث پائی جاتی ہیں؟۔

پسندیدہ جواب

پہلی:

اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے آپ کو یہ علم ہونا چاہئے کہ شروع میں قرآن مجید صرف ایک ہی حرف (لہجہ) میں نازل ہوا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام سے زیادہ کا مطالبہ کرتے رہے حتی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سات لہجوں میں جو کہ کافی وشافی ہیں قرآن مجید پڑھایا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جبریل علیہ السلام نے مجھے قرآن مجید ایک لہجہ میں پڑھایا تو میں ان سے زیادہ مطالبہ کیا تو انہوں نے زیادہ کر دیا تو میں مطالبہ کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتے رہے حتی کہ سات لہجوں میں جا کر ختم ہوا) صحیح بخاری حدیث نمبر (3047) صحیح مسلم حدیث نمبر (819)۔

دوسری:

الاحرف کا معنی کیا ہے؟

اس کے معنی میں سب سے اچھا اور بہتر قول یہ ہے کہ قرآت کے سات طریقے جو لفظی طور پر مختلف ہیں اور معنی میں متفق اور اگران کے معانی میں اختلاف بھی وہ تو یہ اختلاف تنوع اور تغایر ہے نہ کہ اختلاف تعارض اور تضاد۔

اور حرف کا لغوی معنی وجہ کا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر (کھڑے) ہو کر اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں، اگر کوئی نفع مل جائے تو دلچسپی لینے لگتے اور اگر کوئی آفت آپڑے تو اسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں، انہوں نے دونوں جہانوں کا نقصان اٹھا لیا یہ واقعی کھلا نقصان ہے }.الحج (11) ۔

تیسری :

بعض علماء کا کہنا ہے کہ : الاحرف کا معنی عرب کی لغات ہے، لیکن یہ معنی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کی بنا پر صحیح نہیں وہ کہتے ہیں کہ :

میں نے ھشام بن حکیم رضی اللہ تعالی عنہ کو سورۃ الفرقان اپنی قرآت کے علاوہ کسی اور قرآت میں پڑھتے ہوئے پایا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھے پڑھائی تھی، میں قریب تھا کہ اس پر جلدبازي کرتا لیکن میں نے اسے وقت دیا حتی کہ اس نے وہ سورۃ ختم کرلی، پھر میں نے اسے اس کی چادر سے پکڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسے سورۃ فرقان اس طرح پڑھتے ہوئے پایا جو کہ آپ نے مجھے پڑھائی تھی اس کے خلاف ہے ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے پڑھو تو اس نے اسی طرح وہ پڑھی جس طرح میں نے اسے سنا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر مجھے کہنے لگے کہ تم پڑھو تو میں نے بھی پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے، یقینا قرآن مجید سات حرفوں (لھجوں) میں نازل کیا گیا ہے تو تم جو بھی اس میں یسر ہو پڑھو۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2287) صحیح مسلم (818)۔

اور یہ معلوم ہے کہ ھشام رضی اللہ تعالی قریش میں سے اسدی ہیں اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ قریش میں عدوی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، اور دونوں ہی قریشی ہیں اور قریش کی تو ایک ہی زبان ولغت ہے، تو اگر حروف کا اختلاف لغات میں اختلاف ہوتا تو یہ دونوں قریشی صحابی آپس میں اختلاف نہ کرتے ۔

اور اس مسئلہ میں علماء کرام نے چالیس کے قریب اقوال نقل کئے ہیں، اور ان میں سے راجح قول شائد وہی ہے جو کہ ہم نے ذکر کیا ہے واللہ اعلم ۔

چوتھی :

حدیث عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حروف متعدد الفاظ میں نازل ہوئے اس لئے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا انکار حروف میں تھا نہ کہ معانی میں، اور پھر یہ حروف میں اختلاف اختلاف تضاد نہیں بلکہ اختلاف تنوع ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے کہ :

(یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح آپ یہ کہیں کہ ھلم، اقبل، تعال) ان کا معنی ایک ہی ہے ۔

پانچویں :

اب رہی قرآت سبعۃ کی تحدید تو یہ تحدید قرآن وسنت میں سے نہیں کی گئی بلکہ ابن مجاھد رحمہ اللہ تعالی کا اپنا اجتھاد ہے، تو لوگ یہ گمان کرنے لگے ہیں کہ سات حروف سے قرآت سبعۃ ہی مراد ہے اس لئے کہ یہ تعداد میں ایک جیسے ہی ہیں ۔

یہ عدد یا تو اتفاقی طور پر اور یا پھر ان سے قصدا ہیں تا کہ یہ تعداد احرف سبعۃ سے مطابقت اختیار کرلے، اور بعض لوگوں کا جو یہ گمان ہے کہ احرف سبعۃ سے مراد یہی قرآت سبعۃ ہے تو یہ ان کی غلطی ہے، اور اھل علم سے یہ بات معروف نہیں ۔

بلکہ قرآت سبعۃ احرف سبعۃ میں سے ایک حرف ہے اور یہی وہ حرف ہے جس پر عثمان رضی اللہ تعلی عنہ نے مسلمانوں کو جمع کیا تھا ۔

چھٹی :

عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جب مصحف نسخ کیا تو اسے ایک ہی حرف پر تیار کیا لیکن انہوں نے اس پر نقطے اور اعراب (زیر زبر وغیرہ) نہ لگائے تاکہ اس رسم میں وسعت رہے اور دوسرے لہجات (حروف) کا بھی احتمال رہے تو جو اس میں رہا اس کی قرآت بن گئی اور جو نہ تھا اس کو نسخ کر دیا گیا، اور یہ کام اس لئے ہوا کہ قرآت میں لوگ اختلاف کرنے لگے تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں ایک نسخہ پر جمع کر دیا تاکہ اختلاف ختم ہو۔

ساتویں :

آپ کا سوال میں یہ کہنا کہ مجاھد رحمہ اللہ تعالی کا گمان ہے کہ قرآت حرف کی جگہ میں ہے، تو یہ قول غیر صحیح ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مجموع فتاوی (ج210/13)۔

اور قراء سبعۃ کے نام مندرجہ ذیل ہیں :

1–نافع المدنی۔ 2–ابن کثیر المکی۔ 3–عاصم الکوفی 4– حمزہ زیات الکوفی 5–الکسائی الکوفی 6–ابو عمرو بن علاء البصری 7- عبداللہ بن عامر الشامی۔ رحمہ اللہ تعالی جمیعا۔

ان سب میں سے قرآت کی سند کے اعتبار سے قوی نافع اور عاصم ہیں۔

اور ان میں سے فصیح ابو عمرو اور کسائی ہیں۔

اور نافع سے ورش اور قالون روایت کرتے ہیں۔

اور عاصم سے حفص اور شعبۃ روایت کرتے ہیں۔

واللہ تعالی اعلم.